مرآت العاشقین

اعلیحضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ

تصوف فاؤنڈیشن

۱۴۱۹ھ

پرِ گوھر

اردو ترجمہ

مرآتُ العاشقین

اعلیحضرت خواجہ شمس الدّین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظاتِ عالیہ کا مجموعہ

مرتبہ

سیّد محمّد سعید رح

ترجمہ:

صاحبزادہ غلام نظام الدّین ایم اے مرولوی

تصوّف فاؤنڈیشن

لائبریری ○ تحقیق و تصنیف و تالیف و ترجمہ ○ مطبوعات

۲۴۹ ر این سمن آباد — لاہور — پاکستان

شوروم : المعارف ○ گنج بخش رح روڈ ○ لاہور

کلاسیک کُتب تصوّف ۝ سلسلۂ اُردُو تراجم

○

ناشر : ابونجیب حاجی محمدؐ ارشد قریشی
بانی تصوّف فاؤنڈیشن ۔ لاہور

طابع : زاہد بشیر پرنٹرز ۔ لاہور

سالِ اشاعت : ۱۴۱۹ھ ــــ ۱۹۹۸ء

قیمت : ۱۵۰ ؍ روپے

تعداد : پانچ سو

واحد تقسیم کار : المعارف ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور ۔ پاکستان

۷ ـ ۰۱۳ ـ ۵۰۶ ـ ۹۶۹ ـ آئی ایس بی این

○

تصوّف فاؤنڈیشن ابونجیب حاجی محمدؐ ارشد قریشی اور ان کی اہلیہ نے اپنے مرحوم والدین اور لختِ جگر کو ایصالِ ثواب کے لیے بطور صدقۂ جاریہ اور یادگار یکم محرم الحرام ۱۴۱۹ھ کو قائم کیا جو کتاب و سُنّت اور سلفِ صالحین و بزرگانِ دین کی تعلیمات کے مُطابق تبلیغِ دین اور تحقیق و اشاعتِ کُتبِ تصوّف کے لیے وقف ہے۔

یہ بات ناگوار گزری، اس نے شاگرد سے پوچھا کیا اس وقت تم نے یہ نہ کہا کہ اگر شفیق ایسا ہے تو خود آپ کیسے ہیں؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر شفیق نے کہا تم واپس جاؤ اور یہ پوچھ آؤ۔ حسب الارشاد وہ بایزید کے پاس پہنچا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے صرف یہ پوچھنے کے لیے بھیجا گیا ہے کہ اگر شفیق (خدانخواستہ) کافر اور مشرک ہوگیا ہے تو پھر آپ کا اپنا کیا حال ہے؟ حضرت بایزید نے کہا اگر میں یہ بتاؤں کہ میری کیا کیفیت ہے تو تم نہیں سکو گے۔ اس نے کہا پھر مناسب سمجھیں تو کاغذ پر لکھ دیں تاکہ مجھے پھر نہ آنا پڑے۔ بایزید نے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بایزید بسطامی یہ ہے۔" اور کاغذ لپیٹ کر اسے دے دیا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ بایزید کچھ بھی نہیں، پس جب موصوف ہی نہ ہو تو اس کی صفت کیسے ممکن ہے؟ بایزید تو ایک ذرّہ بھی نہیں کہ اس پر کچھ وارد ہو اور اس سے پوچھا جائے کہ وہ کیا ہے اور وہ توکل رکھتا ہے یا اخلاص؟ یہ تمام مخلوق کی صفتیں ہیں، خدا تعالےٰ کے اخلاق حاصل کرنے چاہئیں نہ کہ توکل ہی میں مشغول رہنا چاہیئے۔ قاصد جب شفیق کی خدمت میں پہنچا، اس وقت وہ قریب المرگ تھے اور بایزید کے جواب کا انتظار کر رہے تھے، جب قاصد نے رقعہ پیش کیا تو انھوں نے کلمۂ شہادت پڑھا اور اپنے عقیدے سے توبہ کر کے فوت ہوگئے۔

بعدازاں، کسی نے عرض کیا کہ نقشبندی خاندان میں سلوک کی بنیاد لطائف پر ہے۔ خاندانِ چشت میں سلوک کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ فرمایا۔ ایک زاہد مولوی عبیداللہ صاحب ملتانی کی خدمت میں گیا اور عرض کیا کہ لطائف کا طریقہ ارشاد فرمائیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا میں لطیف کا طالب ہوں لطائف کا نہیں۔

ضمناً، فرمایا۔ مولانا فخرالدین کے خلفا میں سے ایک بزرگ عبدالرحمان لکھنؤ میں رہتے تھے۔ ایک رات کو وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ایک کتا آیا اور آٹے کا بنا ہوا دیا جو اس وقت جل رہا تھا۔ اپنے منہ میں دبوچ کر چلا گیا۔ مولوی صاحب نے کتے کی طرف منہ کر کے فرمایا لے جاؤ تمہارا گھر ہی تاریک ہوگا، ہمیں کیا۔ مسجد میں بیٹھنے والوں نے جب یہ بات سُنی تو اسے خلافِ شرع سمجھ کر انھوں نے وہاں کے نواب صاحب کو رپورٹ کر دی۔

شہر کے مفتیوں نے فتویٰ دیا کہ یہ بات جس نے کی ہے وہ مرتد ہے، اسے توپ مار کر ہلاک کرنا چاہیئے۔ حسب الامر آپ کو رسیوں سے باندھ کر پوچھا گیا کہ کیا بات ہے؟ انھوں نے فرمایا وہی ہے جو کچھ ہے اور کچھ نہیں۔ چنانچہ توپ داغ دی گئی لیکن آپ کو کوئی گزند نہ پہنچا۔ دوسری بار پھر توپ چلائی گئی وہ بھی خالی گئی، تیسری بار بھی انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا۔ جب یہ حال دیکھا تو نواب صاحب نے بڑی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنی ٹوپی ان کے پاؤں پر ڈال دی اور کہا میرا قصور معاف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا قصور کیا ہے، سب حق ہے۔

بعد ازاں، آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ بادل غبار کی طرح آسمان پر چھایا ہوا ہے نہ برستا ہے، نہ چھٹتا ہے۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ بادلوں کے اس طرح چھائے رہنے میں کوئی فائدہ نہیں۔ لیکن جب غور کیا تو خیال آیا کہ حکیم مطلق کا کوئی فعل بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ بارش کا برسنا نباتات کو فائدہ مند ہے، شاید بعض علاقوں میں بادل کا محیط رہنا ہی مفید ہے۔

بعد ازاں، محمد قریشی نے عرض کیا کہ غلام محمد نو مسلم آپ کی توجہ سے مستقل طور پر ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ فرمایا۔ ذالك فضل الله يوتي من يشاء

بعد ازاں، ایک دن صبح کے وقت آپ اٹھے تو چراغ پہلے سے روشن تھا۔ اچانک آپ کی نظر اپنے عصا پر پڑی جو چاندی کے پانی سے منقّش تھا اور اس پر چراغ کی کرنیں منعکس ہو رہی تھیں، فرمایا۔ یہ عصا کی تجلّی نہیں بلکہ چراغ کے پرتو کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح پرتوِ ذات تمام اسمائے صفات پر چمکتا ہے۔ غلام محمد نے عرض کیا کہ اشیائے ممکنات کا حسن کہاں سے آتا ہے؟ فرمایا۔ تمام موجودات میں حسن پرتوِ ذات کی وجہ سے ہے۔ عارفِ کامل تمام موجودات میں پرتوِ ذات کا مشاہدہ کرتا ہے۔

بعد ازاں، کسی نے عرض کیا کہ مسئلہ توحید پر کچھ ارشاد فرمائیں۔ آپ نے تختی پر فارسی عبارت لکھ کر اسے دی کہ لا الہ الا اللہ یعنی اللہ کی ذات کے سوا کوئی